

## 144942-باجماعت نماز کے دوران شیطانی و سو سے آئیں تو اپنی بائیں جانب کیسے تھوکے؟

### سوال

کیا نماز کے دوران ہم شیطانی و سو سے دور کرنے کیلئے تین بار تھوک سکتے ہیں؟ یا صرف تعوذ ہی پڑھ سکتے ہیں تھوک نہیں سکتے؟ کیونکہ یہ میں جانتا ہوں کہ نماز میں تھوکنا نماز سے باہر ہونے کا وجہ ہے۔

### پسندیدہ جواب

نمازی کا نماز میں شیطانی و سو سوں کے خاتمے کیلئے تعوذ پڑھنے کے بعد اپنی بائیں جانب تین بار بلکی سی تھوک کی آمیزش کے ساتھ پھونک مارنا مسون عمل ہے، اس کی دلیل صحیح مسلم: (2203) کی روایت ہے، جس میں عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے، اور عرض کیا: "اللہ کے رسول! شیطان نماز میں میرے اور میری نمازوں قراءت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے، جب تین اس کی طرف سے کچھ محسوس ہو تو) [تعوذ پڑھ کر اللہ کی پناہ ناگو، اور اپنی بائیں جانب تین بار بلکی سی تھوک کی آمیزش کے ساتھ پھونک مارو) عثمان بن ابوالعاص کہتے ہیں: میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مجھ سے دور کر دیا۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"نماز میں "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" پڑھ کر اپنی بائیں جانب تھوک کیلئے تھوڑا سا سر کو موڑنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ ضرورت کے وقت ایسا کرنا مستحب ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن ابوالعاص ثقہ رضی اللہ عنہ کو شیطانی و سو سوں کی شکایت پر اسی طرح کرنے کا حکم دیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا کہ: تین بار تعوذ پڑھنی، اور پھر اپنی بائیں جانب بلکی سی تھوک کی آمیزش کیساتھ پھونک ماریں، تو اللہ تعالیٰ نے انکی شکایت رفع فرمادی" انتہی  
مجموع فتاویٰ ابن باز" (130/11)

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"انسان جس وقت شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہے اور اپنی بائیں جانب بلکی سی تھوک کی آمیزش کیساتھ پھونکتا ہے تو اس سے اسکی نماز نہیں ٹوٹتی، بلکہ اس طرح کرنے سے اس نماز کامل اور مکمل ہوتی ہے" انتہی  
"زاد المعاد" (602/3)

حدیث کے عربی الفاظ میں مذکور: "تفل" ایسی پھونک کو کہتے ہیں جس میں تھوڑی سی تھوک کی مقدار بھی شامل ہو، چنانچہ "لسان العرب" (11/77)۔ مادہ: "تفل" میں ہے کہ: "تفل" ہوتا ہی اس وقت ہے جب اس میں بلکی سی تھوک کی مقدار بھی شامل ہو، اور اگر اس میں تھوک کی بلکی سی مقدار بھی شامل نہ ہو تو اسے "نفث" کہا جاتا ہے" انتہی

یہاں "تفل" کا یہ معنی ہرگز نہیں ہے کہ تھوکا جائے، بلکہ پھونک ایسے انداز سے ماری جائے کہ اس کے ساتھ تھوڑی سی مقدار میں تھوک کی آمیزش بھی ہو۔

اگر کوئی آدمی باجماعت نماز ادا کر رہا ہو تو عام طور پر اپنی بائیں جانب ایسا کرنا ممکن نہیں ہوتا، کیونکہ اس سے بائیں جانب کھڑے شخص کو تکلیف ہو سکتی ہے، تاہم اگر بائیں جانب صفت کے آخر میں کھڑا ہو تو ایسا کرنا ممکن ہے، کیونکہ اس کی بائیں جانب کوئی نہیں ہوگا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ : جب انسان نماز بجماعت ادا کر رہا ہو تو اپنی بائیں جانب کیسے تھوکے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ : اگر صفت کی بائیں جانب سب سے آخر میں کھڑے شخص کو ایسا مسئلہ درپیش ہے، تو وہ بغیر کسی حرج کے اپنی بائیں جانب تھوک کی آمیزش کیسا تھ مسجد کی باہر کی جانب پھونک مار سکتا ہے، اور اگر وہ شخص درمیانی صفوں میں ہے تو اپنے کپڑے یا سر پر لئے ہوئے رومال کو استعمال میں لا کر ان میں پھونک مارے، اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو صرف اپنی بائیں جانب سر موڑ کر تین بار : "أَغُوفُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْأَجِيمِ" پڑھے۔"

"فتاویٰ نور علی الدرب" (12/155)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ بھی منقول ہے کہ :

"اگر انسان نماز بجماعت ادا کر رہا ہو، تو اپنی بائیں جانب کیسے تھوکے ؟ تو ہم یہ کہیں گے کہ تین بار تعاوذ پڑھے اور پھونک مت مارے، تاکہ ساتھ والے نماز کو تکفیف نہ ہو" انتہی

"فتاویٰ نور علی الدرب" (45/185)

واللہ عالم۔